www.KitaboSunnat.com

حافظ طاہر الاسلام عسکری[1]

اہل حدیث کا منہج اور احناف سے اختلاف کی حقیقت و نوعیت

تالیف: حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

صفحات: ۲۸۷... ناشر: اُمّ القریٰ پبلی کیشنز، سیالکوٹ روڈ، فتومند، گوجرانوالہ

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ کی ہستیِ گرامی دنیاے علم و تحقیق میں عموماً اور جماعت اہل حدیث میں خصوصاً چنداں محتاجِ تعارف نہیں۔ محترم حافظ صاحب مبدءِ فیض سے بے شمار خوبیوں اور صلاحیتوں سے بہرہ مند ہیں۔ وہ بنیادی طور پر میدانِ قلم و قرطاس کے شہ سوار ہیں اور ان کے موضوعاتِ تحریر میں انتہائی وسعت اور بو قلمونی پائی جاتی ہے؛ چنانچہ قرآنِ حکیم کی تفسیر و توضیح ہو یا حدیث کی شرح و وضاحت؛ فکر و عقیدہ کے مباحث ہوں یا فقہ واجتہاد کے مسائل؛ آئینی و قانونی معاملات ہوں یا معاشرتی اُمور؛ انھوں نے ہر موضوع پر تحریر و تحقیق کے جوہر دکھلائے ہیں۔ موضوعات کے تنوع سے جہاں ان کی دقتِ نگاہ اور وسعتِ نظر کا اندازہ ہوتا ہے، وہیں اُن کی نگارشات کے مطالعے سے یہ حقیقت بھی سامنے آتی ہے کہ ان کا اُسلوبِ تحریر انتہائی دل آویز، جاذبِ توجہ اور زبان وادب کی چاشنی کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ حافظ صاحب موصوف فی زمانہ اہل حدیث کے اُن معدودے چند اربابِ قلم میں سرفہرست ہیں، جن کا اندازِ تحریر معیاری اور زبان و بیان کے پہلو سے اس لائق ہے کہ قاری کو نہ صرف اپنی جانب متوجہ کر سکتا ہے، بلکہ اہل ذوق کی تسکین کا پورا سامان بھی اپنے دامن میں رکھتا ہے۔

مسلکِ اہل حدیث اور اس کے اُصول و مبادی کی توضیح و تنقیح بھی محترم حافظ صاحب کی

۱ ایڈیٹر سہ ماہی 'نظریات' لاہور .... فاضل جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دل چسپی کا موضوع ہے؛ اس ضمن میں ان کی متعدد تحریریں شائع ہو کر اربابِ علم و فکر سے خراجِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ یہ کتاب در اصل وہ ضخیم اور مفصل مقدمہ ہے جو موصوف نے حضرت الامام حافظ محمد صاحب محدث گوندلوی قدس اللہ روحہ کی مایہ ناز تصنیف 'الاصلاح' پر لکھا تھا۔ بعد ازاں اس کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر اسے مستقل کتاب کی صورت میں طبع کیا گیا۔ اس میں بنیادی و کلیدی حیثیت تو اسی مقدمہ کی ہے، تاہم اس مستقل اشاعت میں موضوع سے متعلق دیگر اہل علم کی بعض تحریریں بھی شامل کر لی گئی ہیں۔ کتاب کی ترتیب اس طرح ہے:

سب سے پہلے 'حرفِ اوّل' ہے، جو برادرم حافظ شاہد محمود کا تحریر کردہ ہے۔ اس کے بعد حافظ صلاح الدین صاحب یوسف حفظہ اللہ کا 'عرضِ مرتب' ہے، جس میں کتاب کے مقالات و مندرجات کا اجمالی تعارف پیش کیا گیا ہے۔ کتابِ ہٰذا کے مقدمہ کے طور پر مولانا محمد حنیف ندوی ؒ کا مضمون 'تعارفِ اہل حدیث' شامل کیا گیا ہے، جس میں انتہائی دل نشین اور ادبی پیرائے میں اہل حدیث کے مسلک اور نقطہ نظر کی وضاحت کی گئی ہے۔

۹ صفحات کے مقدمہ کے بعد اصل کتاب کا آغاز ہوتا ہے۔ سب سے پہلا مقالہ محترم حافظ صاحب کا ہے، جو 'اہل حدیث کا مسلک و منہج اور احناف سے اختلاف کی حقیقت و نوعیت؛ ایک نہایت اہم مبحث کی وضاحت' کے زیر عنوان ایک صد صفحات (ص ۲۷ تا ۱۲۶) پر پھیلا ہوا ہے۔

دوسرا مقالہ 'عقائد علماے دیوبند' کے نام سے ہے۔ یہ 'تکملۂ مضمون ماسبق' ہے اور صفحہ ۱۲۷ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۵۳ پر اختتام پذیر ہو رہا ہے۔

تیسرے مقالے کا عنوان ہے: 'شخصیت پرستی اور مشیخیت کے دینی و اخلاقی مفاسد'، یہ مولانا محمد عیسیٰ صاحب منصوری کے قلم سے ہے اور ۱۹ صفحات (ص ۱۵۴ تا ۱۷۲) پر مشتمل ہے۔

چوتھا مقالہ امام العصر مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ کی کتاب 'تاریخ اہل حدیث' سے لیا گیا ہے۔ یہ مبحث بہ عنوان 'اہل حدیث کا طرزِ استدلال و تحریکِ اجتہاد اور احناف کا خود ساختہ اُصولوں کی بنیاد پر احادیث کا انکار' کافی طویل ہے اور کتاب کے ۸۸ صفحات کو محیط ہے۔

پانچویں نمبر پر مولانا عبد الرحمٰن صاحب ضیا (سابق شیخ الحدیث، جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ) کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون 'اہل حدیث اور اہل تقلید کے منہج کا فرق' شامل کیا گیا ہے، جس کا آغاز ص ۲۶۲ سے اور اختتام ص ۲۸۴ پر ہوتا ہے۔

آخر میں تین صفحات پر مبنی ایک مختصر تحریر محدثِ زماں علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے جو دراصل ایک مکالمہ ہے۔ اس کا موضوع ہے: "ہم سلفی (اہل حدیث) کیوں کہلائیں؟"

مشمولاتِ کتاب کے سرسری تعارف کے بعد اب ہم اس کے مرکزی و اساسی مضمون پر اپنی گزارشات پیش کرتے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب کا مرکزی موضوع یعنی اہل حدیث اور احناف کے مابین اختلاف کی حقیقت و نوعیت، انتہائی اہمیت اور حساسیت کا حامل ہے؛ اس حوالے سے اگرچہ بہت کچھ لکھا جا چکا ہے، تاہم محترم حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ نے اپنے مخصوص انداز میں اس پر جو خامہ فرسائی کی ہے، وہ بعض پہلوؤں سے بالکل نئی چیز ہے۔

جیسا کہ ابتدا میں عرض کیا گیا، حافظ صاحب نے یہ تحریر محدث گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب 'الاصلاح' کے مقدمہ کے طور پر حوالۂ قلم کی تھی۔ محدث گوندلوی نے لکھا ہے کہ "اہل حدیث اور حنفیہ میں نہ اُصولی اختلاف ہے، نہ فروعی۔"[1] حافظ صاحب نے اپنے تفصیلی مقدمے میں اسی نکتے کی توجیہ و توضیح فرمائی ہے۔ اُنھوں نے حنفیہ کو تین گروہوں میں تقسیم کیا ہے:

پہلے گروہ میں امام ابو حنیفہ، قاضی ابو یوسف اور امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہم آتے ہیں۔ ان کے طرزِ فکر و عمل کی وضاحت کرتے ہوئے حافظ صاحب کا کہنا ہے کہ دراصل یہی وہ طائفہ ہے، جس سے اہل حدیث کا اُصولی و فروعی کوئی اختلاف نہیں۔ ان کے بقول مذکورہ ائمہ کے اُصول میں یکسر اختلاف نہیں اور فروع اُصول کے تابع ہوتے ہیں؛ فلہٰذا فروعی اختلاف بھی کوئی معتدبہ حیثیت نہیں رکھتا۔ فاضل مصنف نے اپنے استدلال کے حق میں جو دلائل دیے ہیں اُن سے یہ نتیجہ بالکل واضح طور پر سامنے آتا ہے؛ مثلاً امام ابو حنیفہ کا یہ فرمان کہ "کتاب و سنت اور اقوالِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے بالمقابل میری رائے کو نظر انداز کر دو۔"[2] اسی طرح امام صاحب کا

۱ الاصلاح، ص ۱۳۵، طبع جدید

۲ القول المفید فی ادلۃ الاجتہاد والتقلید للشوکانی، ص: ۲۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ارشاد کہ "إذا صحّ الحدیث فهو مذهبی"[1] یعنی "جب حدیث صحیح ثابت ہو جائے، تو وہی میرا مذہب ہے۔" حضرت الامام کی انھی تصریحات کے پیش نظر ان کے باکمال شاگردوں (صاحبین) نے ہمیشہ نصوصِ قرآن و حدیث ہی کو مقدم رکھا، یہاں تک کہ اپنے ہی اُستاد کے دو تہائی مسائل سے بربنائے دلیل اختلاف کیا۔ وہ حنفی علما بھی اسی گروہ میں شامل ہیں، جنھوں نے اس منہاجِ فکر و عمل کی پیروی کرتے ہوئے اتباعِ کتاب و سنت کو خلافِ نصوص فقہی جزئیات پر ترجیح دی اور فقہی جمود، گروہی تعصب اور اندھی تقلید کے خلاف آواز بلند کی۔ ان میں حجۃ الہند شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی مرحوم خاص طور سے لائق تذکرہ ہیں۔

دوسرا گروہ جمہور احناف پر مشتمل ہے؛ یہ زبانی طور پر اپنے ائمہ متقدمین کی روش پر چلنے کا دعویٰ کرتا اور حدیث و آثار کے اخذ و قبول سے متعلق محدثین کے اُصولوں کو درست قرار دیتا ہے؛ لیکن عملاً اس سے انحراف کی راہ پر گامزن ہے۔ اس ضمن میں محترم حافظ صاحب نے عرب و عجم کے بعض حنفی علما کی مثالیں دی ہیں کہ کس طرح ایک مقام پر ایک اُصول کا اعتراف و اقرار کرتے اور دوسری جگہ کھلم کھلا بڑی بے دردی سے اسے پامال کرتے ہیں۔ یہ گروہ تقلید جامد پر کاربند ہے اور اپنے فقہی مذہب کے بر خلاف احادیث کو مختلف طریقوں اور حیلوں سے ردّ کر دیتا ہے، جس کی تفصیل مع مثالوں کے حافظ صاحب نے بیان کی ہیں۔

تیسرا گروہ، دوسرے سے بھی دو قدم آگے ہے، اور علانیہ طور پر محدثین کے اُصولِ حدیث کا منکر ہے۔ اس کا اُصول یہ ہے کہ فقہی مسائل کی صورت میں جن احادیث کی صحت ان کے فقہا سے ثابت ہے، وہ روایات بہر آئینہ صحیح ہیں، خواہ محدثین اور ماہرین فن اسے ضعیف ہی کیوں نہ کہتے رہیں!!۔ یہ طائفہ مقلدین تقلیدِ مذموم پر بھی فخر کا اظہار کرتا ہے؛ اس طبقہ فکر کے سرخیل مولانا محمد امین اوکاڑوی تھے اور آج کل اس کی نمائندگی 'گھسن پارٹی' کر رہی ہے۔ محترم حافظ صاحب کے مطابق مؤخر الذکر دونوں گروہوں سے اہل حدیث

1 ردّ المحتار علی الدر المختار المعروف بحاشیۃ ابن عابدین: ۱/ ۱۵۴، دار احیاء التراث العربی، بیروت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو شدید اختلاف ہے اور یہ اختلاف بنیادی و اُصولی نوعیت کا ہے۔

ہماری رائے میں حافظ صاحب موصوف کا یہ مفصل تجزیہ اور نتیجۂ تحقیق جہاں ان کی وسعتِ مطالعہ، دقتِ نظر، سلامتی فکر اور تجزیہ و تحلیل کی بے مثال صلاحیت پر دلالت کناں ہے؛ وہیں حقائق و واقعات سے بھی پوری طرح ہم آہنگ ہے اور ہمیں اس سے کامل اتفاق ہے۔

اس تفصیلی تجزیے کے دورانِ مطالعہ یک گونہ تشنگی کا احساس بھی ہوتا ہے اور وہ یہ کہ محترم حافظ صاحب نے اس میں اتباع و تقلید اور طرزِ استدلال و استنباط پر گفتگو کو مرکوز رکھا ہے؛ عقیدہ و ایمانیات کے مباحث زیر بحث نہیں آسکے؛ لیکن محترم موصوف کی نگاہ تعمق سے یہ نقطہ اوجھل نہیں ہونے پایا اور زیر نظر کتاب میں اس کے بعد 'عقائد علماے دیوبند' کا مضمون شامل کر کے اس تشنہ کامی کا سامانِ سیرابی بھی مہیا فرما دیا ہے۔ اس سے یہ نکتہ واضح ہو جاتا ہے کہ ایمان و عقائد میں بھی موجودہ احناف اور اہل حدیث کے زاویہ ہاے نظر میں اچھا خاصا اختلاف پایا جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ احناف کے نام سے اس وقت جو مکتبِ فکر معروف ہے، وہ عقائد میں سرے سے امام ابو حنیفہ اور صاحبین رحمۃ اللہ علیہم کی تقلید کا قائل ہی نہیں؛ بلکہ امام ابوالحسن اشعری اور امام ابو منصور ماتریدی کے کلامی نظریات کا حامل ہے۔ اسی بنا پر ہم محدث گوندلوی کے اس مقولہ کو انتہائی مجمل سمجھتے ہیں کہ "اہل حدیث اور حنفیہ میں اختلاف نہ اُصولی ہے نہ فروعی۔" اس کی تفصیل وہی ہے، جو حافظ صلاح الدین صاحب یوسف نے زیبِ قرطاس فرمادی ہے۔

اس موقع پر ہم فاضل مصنف اور ناظرین کی عنانِ توجہ اس دل چسپ بات کی جانب بھی مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ حضرت الامام محدث گوندلوی نے 'فاتحہ خلف الامام' کے موضوع پر اپنی بے نظیر کتاب 'خیر الکلام' میں یہ تصریح فرمائی ہے کہ "شیعہ سنّی میں اُصولی اختلاف ہے، جب کہ اہل سنت کے مختلف فرقوں میں اختلاف فروعی نوعیت کا ہے۔" ہمیں معلوم نہیں کہ ان میں سے کون سی تحریر مقدم ہے اور کون سی مؤخر؟ بنابریں محترم حافظ صاحب سے التماس ہے کہ وہ اس تباین و تخالف کی بھی توجیہ فرمائیں؛ آیا اسے نسخ پر محمول کیا جائے؛ یا جمع کی کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صورت ممکن ہے؛ یا پھر کسی ایک کو ترجیح دینا ہوگی۔

اس کے ساتھ ساتھ اگر آئندہ اشاعت میں تعلیماتِ دین کی اُصول و فروع میں تقسیم پر محققانہ بحث کی جائے، تو یہ موضوع مزید نکھر جائے گا۔ اُصولی و فروعی مسائل کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں، جن میں سے اکثر کو علماے اہل سنت نے نادرست قرار دیا ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ تقسیم مبنی بر خطا ہے کہ اُصولی مسائل میں اختلاف کو تکفیر و تفسیق کی بنیاد ٹھیرایا جائے جب کہ فروعی مسائل میں اختلاف کو علی الاطلاق روا رکھا جائے اور اس پر کوئی نکیر نہ کی جائے۔ ہماری معلومات کے مطابق محدث گوندلوی کے تلمیذ رشید مولانا حافظ عبد السلام بن محمد حفظہ اللہ بھی اُصول و فروع کی تفریق کے قائل نہیں ہیں۔[1]

زیر تبصرہ کتاب کے دیگر مندرجات بھی اگرچہ اس لائق ہیں کہ ان پر تفصیل سے اظہارِ خیال کیا جائے، لیکن طوالت سے بچنے کی خاطر انھی معروضات پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ ہمارے خیال میں یہ کتاب اپنے موضوع پر انتہائی منفرد اور جامع کتاب ہے جسے ہر تحقیقی ادارے اور لائبریری کی زینت ہونا چاہیے۔ اس سے نہ صرف یہ کہ اہل حدیث کے مسلک و منہج سے آگاہی حاصل ہوگی، بلکہ احناف کے مختلف گروہوں کے زاویہ ہاے نگاہ اور طرز ہاے عمل کو سمجھنے میں بھی مدد ملے گی۔ نیز اربابِ تقلید سے بامعنی اور مفید مباحثہ و مکالمہ میں بھی سہولت رہے گی۔

معنوی خوبیوں کے ساتھ ساتھ زیر نظر کتاب ظاہری محاسن سے بھی مالا مال ہے۔ سرورق خوب صورت، کاغذ عمدہ اور جلد بندی مضبوط ہے۔ قیمت درج نہیں تاہم جس قیمت پر بھی مہیا ہو، لازماً خریدنا چاہیے۔

نوٹ: دو سال سے 'محدث' کی اشاعت کا دورانیہ بعض مجبوریوں کی بنا پر باقاعدہ نہیں ہے، لہٰذا گزارش ہے کہ اپنے ریکارڈ کی تکمیل کے لیے مسلسل نمبر یعنی ۳۶۲ تا ۳۸۳ کو ملحوظِ نظر رکھیں۔

1 مکالماتِ نور پوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ